

"فتح الرحمن فی اثبات مذهب النعمان" کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

An Analytical study of the "Fath-ur-Rehman Fi Ithbāt-e-Madhab al-Naumān"

* Muhammad Nawaz

** Muhammad Fareed ud din

In "Fath-ur-Rehman Fi Ithbāt-e-Madhab al-Naumān", Shaykh Abdul Haq Muhaddith Dehalvi collected Ahadith supporting the religion and sect of Imam Abu Hanifa (R.A) and described the differences of the jurists and gave preference to Hanafi School of thought. He has proved through this book that Imam's sect is in accordance with the Sahih Ahadith and while removing the accusations leveled against Imam Abu Hanifa, he declared that these are the issues on which the contrariness of the hadith was accused but irony of the situation is that Abu Hanifa (R.A) is following the hadith while other jurists explicitly base their intellect and conjecture and the style of the book shows that Abu Hanifa (R.A) is the absolute doer of hadith and Imam Shafi (R.A) uses conjecture and opinion. Moreover, Author speaks on the authenticity of the hadiths which not only support him but also give comfort and consolation to the opposing party. This great book of Hazrat Shaykh Muhaddith (R.A) is unique and unique in its importance, infrequency, style of reasoning, research issues, preference of religion, and hadiths supporting Hazrat Imam Azam Abu Hanifa (R.A) which opens new chapters of coming research. In the said article, an analytical study of his book "Fath-ur-Rehman fi Asbat-e-Madhab-e-Noman" will be presented which will expose the reality of Imam Abu Hanifa's accusation of being against the hadith and this great effort of Sheikh Abdul Haq will also be brought to light.

Key Words: Hadith, Imam Abu Hanifa, Hanfi School of Thought, Shaykh Abdul Haq, Fath-ur-Rehman.

تمہید:

امام اعظم ابو حنیفہ پر اکثر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ نے بہت زیادہ قیاس سے کام لیا ہے اور احادیث سے صرف نظر کیا ہے یا آپ تک احادیث نہیں پہنچی تھیں۔ مزید یہ کہ آپ کے مذہب کے اکثر مسائل احادیث صحیحہ کے خلاف ہیں۔ ان تمام اعتراضات کو مد نظر رکھتے ہوئے، عوام الناس اور خواص کو مخاطب بناتے ہوئے برصغیر کے عظیم محدث علامہ عبدالحق نے "فتح الرحمن فی اثبات مذهب النعمان" تصنیف فرمائی جس میں آپ نے امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کی تائید کرنے والی احادیث کو جمع کیا

* Ph.D Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, Allama Iqbal Open University.

** Ph.D Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

آپ نے اس کتاب کے ذریعے ثابت فرمایا کہ آپ کا مذہب عین حدیث کے مطابق ہے اور جابجا امام ابو حنیفہؒ پر لگائے گئے الزامات کو بھی رد کیا۔ آپ کا الزامات کو رد کرنے کا طریقہ کاریہ ہوتا ہے کہ جب مسائل بیان کرتے ہیں تو ساتھ یہ بتاتے چلے جاتے ہیں کہ یہ وہ مسائل ہیں جن پر امام ابو حنیفہؒ پر مخالفت حدیث کا الزام تھا مگر آپ ملاحظہ کریں کہ اس مسئلہ میں تو امام اعظم حدیث پر عمل کر رہے ہیں جبکہ دوسرے فقہاء صراحتاً عقل و قیاس کو بنیاد بنا رہے اور کتاب کے انداز بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ حدیث کے عامل مطلق ہیں اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ قیاس اور رائے سے کام لیتے ہیں۔ مزید یہ کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی تائید کرنے والی احادیث کی استنادی حیثیت پر سیر حاصل کلام فرماتے ہیں جس سے فریق مخالف کی تشفی اور تسلی ہو جاتی ہے۔ حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی یہ عظیم الشان کتاب اپنی وقعت، ندرت، طرز استدلال، تحقیق مسائل، ترجیح مذہب اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی تائید کرنے والی احادیث کے باب میں بے نظیر اور بے مثال ہے جو تحقیق کے نئے ابواب کھولتی ہوئی نظر آتی ہے۔ مذکورہ مقالہ میں موصوف کی کتاب "فتح الرحمن فی اثبات مذهب النعمان" کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔ جس سے امام ابو حنیفہ کے مخالف حدیث ہونے کے الزام کی حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی اور شیخ عبدالحق کی اس کاوش عظیم کو بھی منظر عام پر لایا جاسکے گا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا تعارف:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (958ھ-1052ھ) ہندوستان کے ایک علمی اور روحانی خاندان میں شیخ سیف الدین علیہ الرحمۃ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ پندرہ سولہ سال کی عمر میں اپنے والد صاحب سے علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل سے فراغت پا چکے تھے۔ ادب، فلسفہ، اور علم الکلام کی اعلیٰ تعلیم کے لئے آپ نے ماوراء النہر کے اساتذہ سے اکتساب علم کیا۔ آپ کے والد گرامی نے آپ کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے شب و روز اپنے والد محترم کی آغوش محبت و رحمت اور انکی مہربانی اور عنایت کے قرب میں تربیت پائی ہے¹۔ شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ نے تعلیم و تربیت کے بعد درس و تدریس اور خلق خدا کی خدمت میں ایک عرصہ تک مصروف عمل رہے۔ حج و زیارت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے آپ نے حرمین شریفین کی زیارت کا قصد کیا۔ اسی سفر سعادت کیلئے آپ نے 995ھ میں رخت سفر باندھا۔ 996ھ میں فریضہ حج ادا کیا۔ 997ھ میں مدینہ منورہ میں پہنچے۔ صاحب نزہۃ الخواطر کے بقول 998ھ تک آپ مدینہ منورہ کی پُر نور ساعتوں میں رہے²۔ پھر دوسری مرتبہ سفر حج کیا۔ شعبان 999ھ کے آخری ایام میں طائف گئے۔ پھر مکہ معظمہ میں تھوڑا عرصہ رہ کر اسی سال اپنے وطن ہندوستان تشریف لائے³۔

سرزمین حجاز میں شیخ کا قیام کم و بیش تین برس رہا، تین سال کے قیام کے دوران شیخ علیہ الرحمۃ نے مکہ و مدینہ کے کبار محدثین سے درس حدیث اور اجانت حدیث حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ حرمین شریفین کے جلیل القدر محدثین نے اس ہندی

¹ Sheikh 'Abdul Haq Muḥadith Dehlī, Akhbār al-Akhyār M'a Maktūbāt (Sakhar: Maktaba Nūriya Razawiyah, S.n), 310.

² Syed 'Abdul Haiyy Bin Fakhar al-Dīn Ḥasnī, Al-I'lām biman Fī Tārīkh al-Hind Minal I'lām, (Beirut: Dār Ibn Ḥazam, 1420 A.H), 5:554.

³ Shāh 'Abdul 'Azīz Muḥadith Dehlī, Fawā'id Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, Translator: 'Abdul Ḥalīm Chishtī (Karāchi: Mīr Muḥammad Kutub Khāna ārām Bāgh, S.n), 14.

طالب علم کی طلب اور محنت کو بہت سراہا اور فراخ دلی سے خرچ تحسین پیش کیا۔ قاری علی بن جار اللہ نے فرمایا کہ شیخ پورے ہندوستان میں علمی لحاظ سے دُرِ یکتا ہیں۔ "انہ المفرد العلم فی القطر الہندی"⁴۔ حجاز مقدس میں اس تین سالہ اقامت کے دوران آپ کا زیادہ تر وقت شیخ عبد الوہاب متقی کی خدمت عالیہ میں بسر ہوا۔ اس خدمت اور صحبت کا دورانیہ بقول شیخ دو سال ہے۔ "انا فی خدمتہ منذ سنتین"⁵۔ شیخ عبد الوہاب متقی علیہ الرحمۃ کی خدمت اور صحبت کے ان دو سالوں میں آپ علم حدیث، اور روحانی علم کی ایک لازوال دولت سے مالا مال ہوئے جس نے آپ کی آنے والی علمی اور عملی زندگی پر گہرے نقوش ثبت کر دیئے جو رہتی دنیا تک ان کے لئے چراغِ راہ ثابت ہوئے۔ موصوف نے شیخ عبد الوہاب متقی علیہ الرحمۃ سے مشکوٰۃ المصابیح کا درس لیا، ذکر کے آداب و طریقے سیکھے کم خوری اور آدابِ خلوت کی تعلیم پائی اور ان سے بہت کچھ استفادہ کیا۔ شیخ متقی بھی آپ سے محبت کرتے تھے اور آپ کی تعریف کرتے تھے انہوں نے آپ کو بڑی خوشخبریاں دیں اور خرقةء خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔ فیصلہ کرنے کا اہل قرار دیا اور افتاء اور قضاء کی اجازت بخشی⁶۔ "وحکمہ وکتب لہ اجازۃ مطلقۃ فی احکام التحکیم"⁷۔

999ھ⁸ میں حجاز مقدس سے شیخ اپنے وطن مالوف دہلی واپس آگئے۔ اور درس و تدریس اور خدمت انسانیت میں ہمہ تن مصروف و مشغول ہو گئے۔ 19 سال آپ نے درس حدیث شریف اس آب و تاب اور ایسی محنت شاقہ سے دیا جس کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیل گیا مفتاحان حدیث نبوی ﷺ ہر سو اس چشمہء صافی سے سیراب ہونے کیلئے کشاں کشاں چلے آئے⁹۔

"فتح الرحمن فی اثبات مذهب النعمان" کا تعارف:

بخ عبد الحق محدث دہلوی کی معرکہ الآراء کتاب ہے۔¹⁰ اس کتاب کے نام کے بارے میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے۔ شیخ محدث کی اس کتاب کے متن میں یہ نام درج ہے۔

1- "فتح الرحمن فی اثبات مذهب النعمان"۔¹¹ اس کتاب کے محقق نظام الدین اعظمی کے کلمہ شکر و تقدیم میں "اثبات" کی جگہ "تائید" کا لفظ ہے۔

2- "فتح الرحمن فی تائید مذهب النعمان" اور کتاب کے آخر میں اثبات اور تائید کا لفظ غائب ہے۔ "فتح الرحمن فی مذهب ابی حنیفۃ النعمان"¹² کتاب کے محقق نظام الدین اعظمی کو اس کتاب کے دو نسخے دستیاب ہوئے۔ 1- نسخہ الطاهر المعروفي الاعظمی۔ 2- نسخہ مدرسہ رحمانیہ۔ 1947ء میں یہ نسخہ جامعہ ملیہ دہلی منتقل ہو گیا، نسخہ طاہر معروفي میں کتاب کا نام ہے۔

⁴ Hasnī, Al-I'lām, 5:554.

⁵ Dehlī, Akhbār al-Akhyār M'a Maktūbāt, 271.

⁶ 'Abdul 'Azīz, Fawā'id Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, 14.

⁷ Hasnī, Nuzhatul Khwāṭir, 5:554

⁸ 'Abdul 'Azīz, Fawā'id Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, 14.

⁹ khalīq Aḥmed Nizāmī, Ḥayāt, Sheikh 'Abdul Ḥaq Muḥadith Dehlvi (Lāhore: Makṭabah Reḥmānīyah, Urdu Bāzār, Ist Editin, S.n), 43.

¹⁰ 'Abdul 'Azīz, Fawā'id Jami'a Bar 'ujālah Nāfi'a, 48.

¹¹ Sheikh 'Abdul Ḥaq Muḥadith Dehlvi, Fath al-Raḥmān fi Ithbāt Mazhab al-Nu'mān (Multan: 'Atīq Academy, S.N), 1:29.

"فتح المنان في تائيد مذهب النعمان" ¹³

فتح الرحمن کی جلد اول کا آغاز یوں ہوتا ہے۔

"بسم الله الرحمن الرحيم"

"الجزء الاول من كتاب انوار السنة لرواد الجنة المسمى بفتح الرحمن في اثبات مذهب النعمان" ¹⁴

مطبوعہ کتاب سرورق ٹائٹل پیج پر بھی ہے، فتح الرحمن فی اثبات مذہب النعمان المعروف ب

3۔ "انوار السنة لرواد الجنة" اس کتاب کے دونوں ناموں میں لفظی اختلاف ہے یعنی فتح الرحمن یا فتح المنان اور فی تائید یا اثبات کے الفاظ ہیں۔ معنوی اعتبار سے کوئی خاص فرق نہ ہے، الرحمن یا منان، اللہ جل جلالہ کے صفاتی نام ہیں تائید اور اثبات معنی میں مترادف ہیں۔

نام کا معنی:

اس عظیم الشان کتاب کے پہلے دو ناموں کی ترجمانی یوں کی جاسکتی ہے۔

"حضرت نعمان علیہ الرحمة کے مذہب کے اثبات یا تائید میں رحمانی فتح یا منانی فتح"

کتاب کا تیسرا نام جو ہے اس میں لفظ رواد ہے، راد، یروود، رودا، ریادا، اشیء سے مشتق ہے۔

جس کا لغوی معنی، طلب کرنا ہے۔

رواد۔ رادۃ۔ اور راندون۔ راند کی جمع ہیں، بمعنی، جاسوسی۔ وہ شخص جس کو قوم چارہ پانی تلاش کرنے کے لئے بھیج دیتی ہے، چکی کا دستہ

15۔

"انوار السنة لرواد الجنة" کا مطلب ہے، مشتاقان جنت کے لئے سنت کے انوار۔

نام میں مذکور لفظ نعمان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمة کا نام ہے اور آپ کے والد گرامی کا نام ہے ثابت، یعنی نعمان بن ثابت۔

نعمان کے لفظ میں ایک نفیس راز ہے۔

1۔ نعمان کی اصل ایسا خون ہے جسکی وجہ سے بدن قائم اور مستحکم ہوتا ہے۔

2۔ نعمان کا معنی روح ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمة ہی کی وجہ سے فقہ کا قوام یعنی استحکام ہے۔ آپ بیان دلائل اور فقہ کی مشکلات کے حل کی اصل اور روح ہیں۔

3۔ نعمان کا معنی سرخ خوشبودار گھاس ہے۔ گل لالہ، یا ارغوان کے رنگ کو بھی نعمان کہتے ہیں اس معنی کے مطابق آپ کے عادات و خصائل اچھے ہوئے اور کمال کو پہنچے۔

4۔ نعمان فعلان کے وزن پر نعمت سے مشتق ہے، تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمة مخلوق خدا پر اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں

16۔

¹² Dehlvi, Fath al-Rahmān, 3:387.

¹³ Dehlvi, Fath al-Rahmān, 1:21.

¹⁴ Dehlvi, Fath al-Rahmān, 1:21.

¹⁵ Muhammad Shafi, Al-Munjad, (Karachi: Dār al-Ishā'at, 1974 A.D), 417.

تجب بالائے تعجب ہے کہ "سیرۃ النعمان" کے مؤلف اپنی کتاب کے نام کے تقاضہ کے مطابق نعمان کی لفظی تشریح سے صاف دامن بچا گئے۔

"بہر حال، نام والدین نے نعمان رکھا لیکن زمانے نے آگے چل کر امام اعظم کے لقب سے پکارا"¹⁷

اشاعت کتاب:

شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی علم و حکمت سے معمور کتب کی اشاعت غفلت کا شکار رہی ہیں۔ جس کا شکوہ بھی کیا گیا "بلاشبہ مجلس دائرۃ المعارف الثمانیہ حیدر آباد دکن نے حدیث کی بعض اہم کتابیں شائع کر کے علمی دنیا پر بڑا احسان کیا ہے لیکن حیرت ہے کہ ان کی مستقبل میں شائع ہونے والی کتابوں میں اس (لمعات التتبع فی شرح مشکوٰۃ المصابیح ۱۲ تراوی) کا نام تک نہیں ہے اس کی اشاعت بھی علم کی بڑی خدمت ہے"¹⁸ فتح الرحمن "یہ شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ کا اہم کارنامہ ہے، اس کی اشاعت بھی ضروری ہے"¹⁹

اس کتاب کی اشاعت اور تحقیق کی سعادت دارالعلوم دیوبند ہندوستان کے دارالافتاء کے مفتی شیخ نظام الدین اعظمی کے حصے میں آئی ان کی معلومات کے مطابق ہندوستان میں اس کے دو نسخے موجود تھے، حالانکہ اس کا ایک تیسرا "مولانا محمد ہاشم جان صاحب مجددی کے کتب خانہ، ٹنڈو سائیں دادو میں موجود ہے"²⁰

کتاب کا چوتھا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں ہے جو عنوانات کی فہرست اور سن کتابت ندارد۔²¹ محقق کتاب شیخ نظام الدین اعظمی نے ابوالمآثر محمد حبیب الرحمن اعظمی کے حکم اور اشارے پر دونوں نسخوں کا تقابل کیا، اور کتابت سے 1380ھ، میں اور تقابل سے 1387ھ، میں فراغت پائی۔

نسخہ ثانیہ جامعہ ملیہ میں شیخ محدث کے خاندان کے چشم و چراغ محمد انوار الحق دہلوی کی عبارت بقلہ موجود ہے کہ وہ اس کتاب کے مقابلہ سے 1299ھ میں فارغ ہوئے۔²²

محقق کتاب نظام الدین اعظمی نے اس کتاب پر ہلکا پھلکا حاشیہ بھی چڑھایا ہے۔ جس میں نسخوں کا اختلاف بیان کرتے ہیں، نسخوں کا اختلاف نہ ہونے کے برابر ہے صرف حرف یا کلمہ کا تغیر ہے۔ محقق حاشیہ میں مسلکی تعصب کا شکار بھی ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔²³ محقق کے کلمہ شکر و تقدیم کے بعد مناسبت کتاب کی بنا پر "اقسام الحدیث فی اصول التحديث" تقریباً دس صفحات پر مشتمل اصول حدیث کی طرز کار سالہ ہے، جس کے بعد چار صفحات پر مؤلف کا ترجمہ اور ایک صفحہ پر مؤلف کتاب کی چند تصنیفات کا ذکر ہے۔

¹⁶ Shahāb al-Dīn Aḥmad bin ḥajar Makkī, Al-Kheirāt al-ḥisān, Translator: Zafar al-dīn bahārī (Turkey: Maktabah al-ḥaqīqah, 1422 A.H), 48,49.

¹⁷ Shiblī Nu'mānī, Sīrat al-Nabī (āgarah Hindustān: Matba' Mufid-e-ām, 1893 A.D), 20.

¹⁸ 'Abd al-'azīz, Fawā'id Jāmi'ah bar 'Ujālah Nāfi'ah, 42,43.

¹⁹ 'Abd al-'azīz, Fawā'id Jāmi'ah bar 'Ujālah Nāfi'ah, 48.

²⁰ 'Abd al-'azīz, Fawā'id Jāmi'ah bar 'Ujālah Nāfi'ah, 48.

²¹ Khaliq Aḥmad Nizāmī, Hayāt Sheikh 'Abd al-ḥaq Muhaddith Dehlvi (Lahore: Makabah Raḥmāniyah, S.N), 176.

²² Dehlvi, Fath al-Raḥmān, 3:389.

²³ Dehlvi, Fath al-Raḥmān, 2:186.

مطبوعہ نسخہ:

"فتح الرحمن" غالباً ہندوستان میں شائع ہوئی۔ پاکستان میں اس کے عکس کو "عتیق اکیڈمی" بیرون بوٹر گیٹ، ملتان نے عرض ناشر اور سن اشاعت کے بغیر دو جلدوں میں شائع کیا ہے، ٹائٹل پیج رنگین، جلد بندی تسلی بخش اور کتابت کی اغلاط بہت زیادہ ہیں، دو اجزاء پر مشتمل جلد اول کے جزء اول 249 اور جزء دوم 295 جبکہ جلد دوم جزء سوم 389 صفحات پر مشتمل ہے، یعنی تین اجزاء کے دو جلد 933 صفحات پر محیط ہیں۔

فن کتاب:

فتح الرحمن "شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی کتاب کس فن شریف میں ہے، خلیق احمد نظامی نے شیخ محدث کی تصنیفات کی موضوع بندی کرتے ہوئے اس کتاب کو فقہ کے موضوع پر کتابوں میں درج کیا ہے۔

"فتح المنان فی تائید النعمان" (عربی) فقہ حنفی کی تائید میں ہے۔²⁴

سید عبدالحی حسنی نے فقہ حنفی کی کتب میں اس کا تذکرہ کیا ہے²⁵ جبکہ آپ دوسرے مقام پر کتاب کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

"کتاب ضخیم له فی الفقہ والحديث"²⁶

یعنی شیخ محدث کی فتح المنان فی تائید مذہب النعمان ضخیم کتاب فقہ اور حدیث میں ہے، نعمان کے لفظ سے یہ سمجھنا کہ آپ کا تو فقہی مذہب ہے تو یقیناً یہ کتاب فقہ حنفی کی فقہی کتاب ہے۔ ہمارے خیال میں مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر یہ حدیث کی کتاب ہے۔

1۔ کتاب فن حدیث شریف میں ہے مگر اس کی ترتیب فقہی ابواب پر ہے۔

صاحب فوائد جامعہ رقمطراز ہیں۔

"نہایت معرکہ الآراء تالیف ہے جس میں مشکوٰۃ کے طرز پر فقہی ابواب کے ماتحت احادیث کو جمع کیا گیا ہے، اس کتاب سے شیخ موصوف کی فقہی بصیرت اور احادیث پر وسعت نظر کا پتہ چلتا ہے"²⁷ یعنی شیخ محدث علیہ الرحمۃ نے احادیث کو مختلف عنوانات کے ماتحت جمع کیا ہے"²⁸

2۔ بقول حسنی صاحب کہ کتاب فقہ اور حدیث میں ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کو "فقہ الحدیث" کی کتب میں جگہ دی جائے۔

²⁴ Nizāmī, Hayāt Sheikh 'Abd al-ḥaq Muhaddith Dehlvi, 174.

²⁵ Syed 'Abdul Haiyy Bin Fakhar al-Dīn Ḥasnī, Al-Thaqāfa til Islāmīyah Fīl Hind, Ma'ārif al-'Awārif Fīl Anwā' al-'Ulōm wa al-Ma'ārif (Damishq: Majma' al-lughat al-'arabiyyah, 1993 A.D), 112.

²⁶ Syed 'Abdul Haiyy Bin Fakhar al-Dīn Ḥasnī, Al-I'lām biman Fī Tārīkh al-Hind Minal I'lām Musammā behī Nuzhatul Khwāṭir Wa Bahaja tul Masām'I wal Nawāzīr, (Beirut: Dār Ibn Ḥazam, 1420 A.H), 5:557.

²⁷ 'Abd al-'azīz, Fawā'id Jāmi'ah bar 'Ujālah Nāfi'ah, 48.

²⁸ Nizāmī, Hayāt Sheikh 'Abd al-ḥaq Muhaddith Dehlvi, 174.

3- فقہی ابواب پر ترتیب، مذاہب فقہ کا بیان اور امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مذاہب کو ترجیح دینے سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ کتاب فن حدیث شریف سے فقہ کے فن میں داخل ہو جائے، پھر توسنن ترمذی شریف کو بھی فقہ کی کتاب گردانا جائے جس میں فقہی ابواب کے ساتھ ساتھ فقہاء کے مذاہب کا التزام کیا گیا ہے۔

4- شیخ محدث علیہ الرحمۃ نے خود یہ التزام کیا ہے کہ مذاہب نعمان پر مخالفت حدیث کا جو الزام ہے وہ رفع کیا جائے تو آپ نے مذاہب نعمان کی تائید میں احادیث ہی کو جمع کیا ہے، مذاہب فقہ کا بیان تو ضمناً ہے، یہی وجہ ہے کہ فتح الرحمن، کے جزو اول کی مترجم کتاب کے ٹائٹل پیج پر ہے، "تائید مذاہب حنفی احادیث مبارکہ کی روشنی میں" یعنی مذاہب نعمان سنت کے انوار سے روشن ہے۔

احادیث مبارکہ کی تعداد:

"فتح الرحمن" دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں دو اجزاء ہیں اور دوسری جلد تیسرے جزء پر مشتمل ہے، محقق کتاب نظام الدین اعظمی نے احادیث پر جو نمبرنگ کی ہے اس کے مطابق احادیث کی تعداد کا جدول یوں ترتیب پاتا ہے۔

نمبر شمار جلد / الجزء احادیث کی تعداد

628	1- الاول	1-
	-1	2-
		الثانی 996
962	2- الثالث	3-

پہلی جلد میں دو اجزاء (الجزء الاول، الجزء الثانی) کو جلد اول اور جلد دوم سے موسوم کیا گیا ہے، دوسری جلد میں ایک ہی جزء (الجزء الثالث) کو جلد سوم سے موسوم کیا گیا ہے، الجزء الاول سے الجزء الثالث تک حدیث پر نمبر مسلسل ہے اس مسلسل نمبر کے مطابق فتح الرحمن "کی کل احادیث کی تعداد 2586 ہے۔

حصول برکت:

محقق کتاب شیخ نظام الدین اعظمی کے بقول نسخہ کی تحریر سے فراغت محمد طاہر (کاتب) کے ہاتھ سے 1261ھ میں ہوئی۔
 "اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد اغفر ذنوبه ولوالديه ببركة هذه النسخة وتقبل منه اجر هذه الكتابة"²⁹

اے اللہ اس نسخہ کی برکت کے طفیل اس (کاتب) اور اس کے والدین کے گناہوں سے درگزر فرما اس (نسخہ کی) کتابت کا اجر اس کی طرف سے قبول فرما۔

اہمیت کتاب:

دور اندیش اور زمانے کا نبض شناس مصنف قوم و ملت اور زمانے کے حالات کے مطابق اور ضرورت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنی قلم کو حرکت دیتا ہے، تاکہ اس کی تحریری خدمت بروقت بیماری کا درماں اور آئندہ حالات کی منصوبہ بندی میں پیش خیمہ ثابت ہو۔ ضرورت اور افادیت کو نظر انداز کرتے ہوئے حکمت کے جواہرات کو رولناخت طبع کا سماں کے سوا کچھ نہیں ہے۔

²⁹ Dehlvi, Fath al-Rahmān, 3:287.

حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ نے اپنے دور کے تقاضوں اور ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی علمی نگارشات سے شاہ و گد کی خیر خواہی کی، ایک دور ایسا آیا جب مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کے تحفظ کا مسئلہ آیا تو روح ایمان اور اس دور کے عظیم الشان اہمیت کے حامل مسئلہ کے تحفظ کے لئے شیخ محدث علیہ الرحمۃ کا قلم حرکت میں آیا اور آپ نے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کے تحفظ کی خاطر مدارج النبوت جیسی عظیم الشان کتاب کو تحریر کرتے ہوئے نذرانہ عقیدت پیش کیا دور کے تقاضوں کے مطابق آپ نے سیاسی، روحانی، معاشی، اخلاقی اور مذہبی حوالے سے اپنی علمی اور تحقیقی تحریر سے قوم و ملت اور شاہان وقت کی راہنمائی کی اہمیت کو پیش نظر رکھا ہے۔

"اگر سولہویں اور سترہویں صدی کی مختلف مذہبی تحریکوں کا بغور تجزیہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جائیگی کہ اس زمانہ کا سب سے اہم مسئلہ پیغمبر اسلام کا صحیح مقام اور حیثیت متعین کرنا اور برقرار رکھنا تھا۔ تصور امام، عقیدہ مہدویت، نظریہ الفی، دین الہی، یہ سب تحریکیں پیغمبر اسلام کے مخصوص مقام اور مرتبہ پر کسی نہ کسی طرح ضرب لگاتی تھیں۔ شیخ عبدالحق کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام کی پوری طرح وضاحت کر دی اور اس سلسلہ کی ہر گمراہی پر شدت سے تنقید کی" ³⁰

حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی کتب وقت کی ضرورت اور اہمیت کے عین مطابق ہیں۔ یہی وجہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی کتب کو مقبولیت عامہ بخشی ہر خاص و عام نے اپنے سراور آنکھوں پر رکھا۔ فتح الرحمن، آپ کی آخری تالیف ہے۔ "وهذا من آخر تالیفہ" ³¹

فتح الرحمن کی تالیف میں بھی آپ نے اس وقت کے تقاضے اور اہمیت کے مطابق تالیف کیا ہے، فقہات سے عاری اور تعصب میں غالی لوگوں نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ پر یہ الزام عائد کیا کہ آپ کا مذہب احادیث کے خلاف ہے۔ اور آپ کے مذہب کی بنیاد ذاتی رائے یعنی قیاس ہے، جبکہ دیگر آئمہ بالخصوص حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کا مذہب حدیث کے بالکل قریب ہے، اس وہم کی وجہ حدیث شریف کی وہ کتابیں جن کی تصنیف و تالیف میں شوافع حضرات کا بہت بڑا حصہ ہے، شوافع حضرات علیہم الرحمۃ نے احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترتیب و تالیف میں اپنے مذہب کے مطابق احادیث کو درج فرمایا ہے جنگی وجہ سے عام قاری کی نظر سے دوسرے آئمہ کے مذاہب والی احادیث اور دلائل او جھل ہو گئے۔

حالانکہ محدثین عظام علیہم الرحمۃ لاکھوں احادیث کے حافظ تھے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ کو ہی سر دست لے لیجئے جن سے حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ نے قدم بوسی کی اجازت طلب فرمائی تھی۔

"دعنی اقبل رجلیک یا استاذ الاستاذین ، وسید المحدثین وطیب الحدیث
علہ" ³²

صرف آپ کو ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد تھیں۔ ³³ اور آپ نے چھ لاکھ احادیث سے بخاری شریف کا انتخاب کیا۔ ³⁴

³⁰ Nizāmī, Hayāt Sheikh 'Abd al-ḥaq Muhaddith Dehlvi, 262.

³¹ Dehlvi, Fath al-Rahmān, 3:387.

³² Nawāb Siddiq ḥassan khān Qanūjī, Al-ḥittah Fī Zikr al-Siḥāḥ Sittah (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1905 A.D), 239.

³³ Qanūjī, Al-ḥittah, 120,239.

³⁴ Qanūjī, Al-ḥittah, 239.

عصر حاضر میں موجودہ احادیث کی تعداد بمشکل ایک لاکھ پینچے تولا کھوں احادیث کا ذخیرہ جن پر دوسرے آئمہ کے مذہب کی بنیاد تھی عام و خاص سے اوچل اور اوچل ہی ہوتا چلا گیا، آنکھ اوچل پہاڑ اوچل معاملہ پیش آیا تو کہا جانے لگا کہ آئمہ اسلام کا مذہب حدیث کے خلاف ہے حالانکہ آئمہ اسلام یعنی مجتہدین شریعت کے سمندر کے شاور تھے جو ڈوب کر انسانیت کو دستور حیات کے لئے زندگی کا سراغ دے گئے۔

حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ بھی اس پراپیگنڈہ کا شکار ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور شوافع کی مرتب کردہ احادیث کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ بھی اس وہم کا شکار ہو گئے۔ شیخ عبدالحق بن سیف الدین وطنا دہلوی، اصلاً بخاری سنا، ترکی، مذہب حنفی، مشرباصوفی اور طریقتا قادری، جب حرمین شریفین میں تھے اور آپ نے جب وہاں مشکوٰۃ شریف کا درس لیا تو شافعی مذہب اختیار کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ جب آپ نے اس کا اظہار شیخ عالم باعمل، منارہ ہدایت، نور پرہیزگاری، استقامت بلند از کرامت، ابوالمواہب صفی الدین عبد الوہاب المتقی القادری الشاذلی سے کیا تو پوچھا اس کا خیال کیسے آیا؟ شاید مشکوٰۃ شریف پڑھنے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے میرے بھائی آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ انہوں نے صرف اپنے مذہب کے موافق احادیث تلاش کر کے نقل کی ہیں اور انہی روایات کو اپنی کتاب میں بار بار نقل کرتے ہیں حالانکہ احادیث اور بھی ہیں جو امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کو چودھویں کے چاند کی طرح روشن اور ثابت کر دیتی ہیں پھر امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مناقب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی شان بہت بلند ہے دوسرے آئمہ کے مقابلے میں آپ کو مقدم زمانی کا شرف بھی حاصل ہے۔ آپ کے اصحاب میں تابعین اور تبع تابعین کے پرہیزگار محققین اور ماہرین فنون، فقہاء اور علماء دیگر مجتہدین کے مقابلے میں زیادہ ہیں، آپ نے پر مغز طریقے سے بیان کیا کہ میرے دل سے (مذہب تبدیلی کا) خیال جاتا رہا۔

جب آپ نے مجھے وطن واپسی کا حکم دیا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے اپنی خدمت میں رہنے کا اور موقع دیجئے، تاکہ میں مذہب اربعہ اور خصوصاً شافعی اور حنفی مذہب میں تحقیق کروں، اور حق میرے لئے واضح ہو جائے، کیونکہ ان مذہب میں زیادہ بنیادی اختلاف ہے، آپ نے فرمایا ان شاء اللہ آپ کو وہاں وطن میں اس کا موقع ملے گا۔ آپ کی ذات کی برکت سے مشکوٰۃ شریف کی شرح کے دوران مجھے یہ موقع مل گیا۔

"فحصل ببركة نفسه الشريف" ³⁵

ان کے بیان کے مطابق ہی واقعہ وقوع پذیر ہوا، لیکن ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے، میں اس مقصد کے حصول کا شدت سے منتظر تھا آخر کار سعادت کا سویرا طلوع ہوا اور مجھے اپنے مقصد اور ارادے میں کامیابی نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو تعصب اور تنگ نظری کی بجائے نظر انصاف سے اس کا مطالعہ کرے۔ ³⁶

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے مذہب کی بنیاد میں اتفاق ہے کہ وہ حدیث پر ہے، امام احمد علیہ الرحمۃ کے اکثر مسائل حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے موافق ہیں تو یہ بات بھی حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مذہب کی حدیث کے مطابق ہونے کی دلیل ہے۔

³⁵ Dehlvi, Fath al-Rahmān, 1:27.

³⁶ Muhammad Muhy al-Dīn, Tā'id Maḍhab e ḥanfi, Urdu Translation of Fath al-Rahmān (Lahore: Farīd Book Stāl, 2000 A.D.), 15,16.

"ومذهب الامام احمد موافق له مذهب الامام ابی حنیفة في الغالب وهذا احد الدلائل على متابعة الامام ابی حنیفة الاحادیث عند الطالب لان مذهب احمد مبني على الحديث بالاتفاق"³⁷

کتاب کے مصادر و مراجع:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب "فتح المنان" کو نہایت معتبر احادیث کی کتب کے حوالہ جات سے سنجایا ہے۔ آپ نے مندرجہ ذیل کتب سے احادیث نقل کی ہیں۔

1- جامع الاصول

امام مجد الدین ابن الاثیر، یہ صحاح ستہ کی جامع، بہت جلیل القدر اور عظیم المرتبت کتاب ہے۔

2- الجامع الکبیر

امام علی المتقی، یہ حدیث کی کتاب امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کی کتاب "جمع الجوامع" کی طرز پر ہے جامع الاصول سے زیادہ بڑی اور معلومات افزا کتاب ہے جامع الاصول میں صرف صحاح ستہ کی روایات ہیں جبکہ اس کتاب میں تمام احادیث کو جمع کیا گیا ہے، شیخ محدث علیہ الرحمۃ جب فتح المنان میں تخریج کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد جامع الاصول ہوتی ہے، اور جب "روایت" کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد "جامع الکبیر" ہوتی ہے۔

3- مؤطا امام محمد

امام محمد بن حسن شیبانی امام محمد نے اس کتاب کو امام مالک علیہ الرحمۃ سے سنا پھر تلخیص کی اور بعض روایات کا اضافہ کیا۔

4- سنن دارمی

امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی حامیان دین اور حفاظ اسلام میں سے ہیں۔ امام احمد، بخاری اور مسلم علیہم الرحمۃ کے ہم زمان محدث ہیں۔

5- الفصل الرابع للمشکوٰۃ

اس کو بعض معتبر اہل علم نے مشکوٰۃ میں شامل کیا ہے۔

شیخ محدث علیہ الرحمۃ نے مذاہب اربعہ کی فقہ کی کتابوں میں سے مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا ہے۔

1- الحاوی مع الشرح، امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مذهب کی کتاب ہے۔

2- رسالہ ابن زید

یہ امام مالک علیہ الرحمۃ کے مذهب کی نمائندہ کتاب ہے۔

4- کتاب الخرقی

یہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے مذهب پر نفیس اور عمدہ کتاب ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ ترکیبی کی شرح بھی نہایت مفید ہے۔

³⁷ Dehlvi, Fath al-Rahmān, 1:29.

مذکورہ مصادر و مراجع شیخ محدث علیہ الرحمۃ نے از خود "فتح المنان" میں بیان فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ شیخ محدث علیہ الرحمۃ نے اکابر اسلام اور عظیم محدثین کی روایات، آثار، اقوال اور کتب کا حوالہ دیا ہے۔

ذیل میں اکابر محدثین، اکابر علماء اور کتب کے اسماء درج کیئے جاتے ہیں جن سے شیخ محدث علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب میں استفادہ کیا ہے۔

- 1- مشکوٰۃ 2- امام ابو داؤد، 3- امام نسائی، 4- امام بخاری، 5- امام مسلم، 6- ترمذی، 7- مؤطا، 8- احمد، 9- مسند احمد، 10- حلیۃ الاولیاء از ابو نعیم، 11- ابن ماجہ، 12- صحاح ستہ، 13- المعجم الکبیر، 14- طبرانی، 15- بیہقی، 16- تاریخ ابن عساکر، 17- شعب الایمان بیہقی، 18- دیلمی، 19- ابن حبان، 20- نوادر الاصول حکیم ترمذی، 21- مسند ابویعلیٰ، 22- عبد بن حمید، 23- ابویعلیٰ، 24- ابوالشیخ، 25- ابن عساکر، 26- تاریخ بخاری، 27- خطیب، 28- ابن نجار، 29- ابن مردویہ، 30- المعجم الاوسط از طبرانی، 31- مسند فردوس از دیلمی، 32- ابن شاہین، 33- حکیم، 34- ابن ابی الدنیا، 35- التوخیج، 36- سنن سعید بن منصور، 37- امام شافعی، 38- ابن سنی، 39- اکامل لابن عدی، 40- کتاب الضعفاء از عقیلی، 41- اوزاعی، 42- باوردی، 43- ابن قانع، 44- جامع عبد الرزاق، 45- قضاعی، 46- المعجم الصغیر، 47- ابن عدی، 48- دارقطنی، 49- الماوردی، 50- تاریخ رافعی، 51- دارمی، 52- الموتلف از خطیب، 53- الابانہ از سخری ابن نصر، 54- سمویہ، 55- عدنی، 56- رافعی، 57- ابن فیل، 58- ابن سعد، 59- ابن جریر، 60- ابن ابی حاتم، 61- ابن منذر، 62- نصر المقدسی، 63- ابو عبیدہ، 64- الالکافی، 65- ابن عبد البر، 66- ابن بشران، 67- مسدد، 68- ابو عوانہ، 69- طحاوی، 70- رزین، 71- ابو عبد الرحمن سلمی، 72- البزاز، 73- العیقلی، 74- مصنف عبد الرزاق، 75- ابن ابی شیبہ، 76- آدم بن ابی ایاس، 77- العسکری، 78- ابو داؤد طیالسی، 79- ابو شیخ، 80- ابن مبارک، 81- ہناد، 82- حارث، 83- سیوطی، 84- امالی ابو القاسم الزجاجی، 85- ابن الانباری، 86- تاریخ ابن ابی خیشہ، 87- ابوالصعائک الطرطوسی فی حزبہ، 88- ابن زنجویہ، 89- البغوی، 90- عبد الرزاق، 91- مسند عثمان، 92- شرح السنۃ، 93- ابن بعین سلمی، 94- روضۃ العقلاء از ابن حبان، 95- البدایہ، 96- محمد بن نصر، 97- الجامع از خطیب، 98- ابن حبان، 99- دعوات مستغفری، 100- غمام، 101- البزار، 102- حاکم، 103- خسمہ، 104- فتح القدر از شیخ ابن ہمام، 105- جمع النجار، 106- حسن بن سفیان، 107- الضیاء المقدسی، 108- مسیب، 109- ابن خزیمہ، 110- فتح، 111- مستدرک، 112- سفر السعاده، 113- زوائد مسند احمد، 114- ابن منزہ، 115- الافراد از دارقطنی، 116- ابنی از حاکم، 117- المستدرک، 118- الطیالسی، 119- احمد بن یحییٰ، 120- النہایہ، 121- المعرفۃ از ابو نعیم، 122- ابن زنجویہ، 123- معجم الصغیر از طبرانی، 124- المختار، 125- معانی الآثار از طحاوی، 126- نووی، 127- شرح الآثار از طحاوی، 128- مؤطا از امام محمد بن حسن، 129- المحیط، 130- تورپشی، 131- فوائد از حافظ ابو القاسم تمام بن محمد مراری، 132- المتفق والمفترق از خطیب، 133- تاریخ از حاکم، 134- شرح سفر السعاده از شیخ محدث، 135- شرح مشکوٰۃ از ابن حجر، 136- تورپشتی، 137- رسالہ ابن ابی زید، 138- الفرج از ابن ابی الدنیا، 139- تاریخ سمرقند از ابو سعید ادریسی، 140- زرکشی، 141- عمل الیوم واللیلۃ از جلال الدین سیوطی، 142- المواہب اللدنیہ، 143- حافی، 144- سرنی، 145- حلیمی، 146- الثواب از ابوالشیخ، 147- قاضی ابوبکر بن عربی مالکی، 148- امالی الاذکار، 149- فتح الباری، 150- تعلیق از قاضی، 151- غلیلی، 152- معجم از ابو سخن، 153- معجم از ابن النجار، 154- امالی از ابوالحسن صیقلی، 155- ابن السنی، 156- الجامع الصغیر، 157- کرمانی، 158- نہایہ، 159- ابن دقیق، 160- شرح الہدایۃ، 161- مبسوط مبسوط از شیخ الاسلام، 162- شرح المصابیح از طیبی، 163- سفر السعاده از مجد الدین، 164- جرجانی، 165- تورپشتی۔

انداز تالیف و ترتیب:

محدث تبریزی علیہ الرحمہ نے حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے فقہی دلائل کی احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "مشکوٰۃ المصابیح" میں بڑے خوبصورت انداز میں جمع فرمایا، جن سے شیخ محدث علیہ الرحمۃ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے تھے، اس خوبصورت انداز کی طرز پر حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ نے آئمہ احناف کے دلائل پر مشتمل احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑے حسین و جمیل انداز میں اپنی کتاب "فتح الرحمن فی اثبات مذهب النعمان" میں جمع فرما کر عام لوگوں کی دلجوئی فرماتے ہوئے احسان فرمایا، شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی اس انوکھی کتاب کی تالیف میں دو طریقے اختیار کئے گئے ہیں: ایک طرز صاحب مشکوٰۃ دوسرا طرز کتب فقہ۔

1- طرز صاحب مشکوٰۃ:

"فتح الرحمن" کے ابواب اور فصول میں صاحب مشکوٰۃ کے نقوش کو نشان اول کے طور پر اپنایا گیا ہے، جس طرح صاحب مشکوٰۃ نے ابواب قائم کئے ہیں اور فصول کو ترتیب دیا ہے اس کتاب میں بھی یہی طریقہ اپنایا گیا ہے، تاکہ قاری کا ذہن مشکوٰۃ جیسا ہی اثر قبول کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑے، مشکوٰۃ کے سوا دیگر احادیث کی کتابوں سے بھی استفادہ نے کتاب کی عظمت کو بڑھا دیا ہے، کتاب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ جو صاحب مشکوٰۃ کے طرز سے اس کتاب کو ممتاز کرتی ہے کہ آپ فصل کے آخر میں "تنبیہ" کے عنوان سے فقہاء کے اختلاف کو بھی بیان کرتے ہیں اگرچہ یہ طرز "تنبیہ" کتاب الصلوٰۃ کے آخر سے باب الجنائز تک قائم رہ سکی ہے، وہاں سے کتاب البیوع تک مذاہب اربعہ کی فقہی کتب سے استفادہ کر کے ان کے مباحث اور دلائل کو نقل کر دیتے ہیں، جن سے خود ہی واضح ہو جاتا ہے کہ احناف کے مذہب کی بنیاد حدیث ہے طرز اول احادیث کی طرز پر مکمل ہو جاتی ہے۔

2- طرز کتب فقہ:

"فتح الرحمن" کی تالیف کی طرز دوم کتب فقہ جیسی ہے جس میں فقہی ابواب پر احادیث کو جمع کیا گیا ہے، شیخ محدث علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس کتاب کی تالیف کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے اور وہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کی تائید اور اثبات ہے اور دونوں طرزوں سے یہ مقصد حاصل ہوا ہے۔

شیخ محدث علیہ الرحمۃ نے یہ دو مختلف طرز اس لئے اپنائیں کہ مشکوٰۃ کی طرز میں نقل کی روایت سے استدلال کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہیں، تو دیگر احادیث کی کتب سے استفادہ کر کے آپ نے من جملہ پہلوؤں کو واضح کر دیا ہے، اگر پہلی قسم میں کوئی بات ذکر سے رہ جاتی ہے تو وہ دوسری قسم میں بیان کر دی جاتی ہے شیخ محدث علیہ الرحمۃ نے مشکوٰۃ المصابیح کی ترتیب میں دوسری طرز کا اضافہ کر کے دونوں میں ایک حسین امتزاج پیدا کر دیا ہے اور مشکوٰۃ المصابیح، میں مانگ بھر دی ہے۔

تنبیہات:

شیخ محدث علیہ الرحمۃ جہاں تنبیہ کا عنوان دیتے ہیں وہاں آپ آئمہ علیہم الرحمۃ کے درمیان فقہی اختلافات کو بیان کرتے ہیں کہ اس مسئلہ میں فقہاء آئمہ علیہم الرحمۃ کے فقہی آراء کی نوعیت کیا ہے، اس عنوان میں آپ آئمہ کی فقہی آراء کے بیان کے ساتھ ان کے دلائل کو بھی ذکر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کو ٹھوس دلائل اور شواہد کے ساتھ ترجیح دیتے ہیں۔ خود فرماتے ہیں کہ اس فصل میں ہم مختلف مسائل میں آئمہ کا اختلاف نقل کریں گے۔ "التنبیہات اعلم ان فی هذا الفصل کلاما من اوجه فی بیان الاختلافات الواقعة للائمة"³⁸

³⁸ Dehlvi, Fath al-Rahmān, 1:117.

آئمہ اربعہ کا مستدل:

شیخ محدث علیہ الرحمۃ آئمہ اربعہ یعنی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل علیہم الرحمۃ میں سے ہر ایک کے مستدل کو بیان کرتے ہیں، اور ہر امام کے ماخذ اور منشاء پر بہت ہی بصیرت افروز اور نپہ تلی علمی دائرہ میں تنقید کرتے ہیں، حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ماخذ اور منشاء کی وجوہات کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے ترجیح دیتے ہیں، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی وجوہات کی ترجیح کے جب درپے ہوتے ہیں تو ایک ظاہر ہو جاتا ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا مذہب حدیث کے عین مطابق ہے اور ساتھ ہی حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وسعت نظر کا پتہ چلتا ہے۔

وجوہ استدلال:

شیخ محدث علیہ الرحمۃ کے استدلال کی وجوہات بھی حسن ترتیب کا مرقع ہیں، وجوہ استدلال میں آپ قرآن و سنت، آثار صحابہ و تابعین، تبع تابعین اور اسلاف امت کے خوشہ چین نظر آتے ہیں، نقلی دلائل سے استفادہ کے بعد آپ عقلی دلائل سے بھی مسئلہ کی وضاحت بڑے احسن انداز میں فرماتے چلے جاتے ہیں بسا اوقات حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ فریق آخر کے دلائل ہی سے اپنی دلیل کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان فرماتے ہیں جس سے مسئلہ نکھر اور سنور کر سامنے آ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے بارے میں خوب کہا ہے۔ "یہ شیخ عبدالحق کا اہم کارنامہ ہے اس کی اشاعت کی بھی ضرورت ہے" ³⁹

پاس ادب:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ آئمہ کی فقہی آراء بیان کرنے کے بعد جب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کی ترجیحات بیان کرتے ہیں تو تعصب اور تعلی کا شکار نہ ہوتے ہیں، بلکہ دوسرے آئمہ علیہم الرحمۃ کے ساتھ نہایت عقیدت اور پاس ادب کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ہیں، شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی اول سے آخر تک آپ یہ ساری کتاب پڑھ جائیں تو آپ شیخ کے قلم سے لفظ "رد" نہ دیکھ پائیں گے کہ یہ فلاں پر رد ہے جیسا کہ دوسرے لوگوں کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنی دلیل کا وزن بڑھانے کے لئے "رد" کا لفظ استعمال کرتے ہیں کہ اس دلیل سے فلاں پر رد ہے آپ اپنی ترجیحات کو یوں بیان کرتے ہیں کہ اپنی دلیل بھی بیان کر جاتے ہیں فریق آخر کے دلائل کے مقابلے میں بے ادبی کا شائبہ تک نہیں ہونے دیتے ہیں، آئمہ اعلام کے ساتھ آپ کا ادب و احترام بھی درجہ کمال کی بلندیوں کو چھوتا ہوا نظر آتا ہے۔

انداز تحقیق:

قرآن و سنت اور آثار کے بیان کرنے کے بعد اگر ان روایات میں وجوہ ترجیحات ہوں تو شیخ محدث علیہ الرحمۃ ان وجوہات کو بیان کرتے ہوئے عقل و نقل دونوں کو اپنا معاون اور مددگار بناتے ہیں، حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کی کیفیت یہ ہے کہ تین چلوؤں کے ساتھ کلی کی جائے اور ناک میں پانی ڈالا جائے پہلے چلو سے کلی بھی کرے اور ناک میں پانی بھی ڈالے اور اس طرح دوسرے اور تیسرے چلو کے ساتھ ایک ہی وقت کلی بھی کرے اور ناک میں پانی بھی ڈالے یعنی کلی اور ناک کے لئے علیحدہ علیحدہ الگ سے پانی نہ لے، جبکہ احناف کے مذہب میں یہ ہے کہ تین چلوؤں کے ساتھ کلی کرے پھر تین چلوؤں کے ساتھ ناک میں پانی ڈالے یعنی کلی اور ناک کے لئے تین تین مرتبہ الگ الگ چلوؤں کا استعمال ہو گا۔

³⁹ 'Abd al-'azīz, Fawā'id Jāmi'ah bar 'Ujālah Nāfi'ah, 48.

اس اختلافی مسئلہ شیخ محدث علیہ الرحمۃ عقلا یوں حل فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ترجیح دیں گے جس میں الگ الگ پانی کے استعمال کیئے جانے کا ذکر ہے، کیونکہ ناک اور منہ الگ الگ اعضاء ہیں اور ایک ہی مرتبہ پانی لے کر دو اعضاء کو نہیں دھویا جائے گا جیسے بقیہ اعضاء میں ہوتا ہے نقلاً شیخ محدث علیہ الرحمۃ اصول فقہ کا قاعدہ بیان کرتے ہیں کہ جو حدیث قیاس کے مطابق ہو اس کو اس حدیث پر مقدم کیا جائے گا جو قیاس کے مخالف ہو۔

"ولكن رجحنا الرواية الاولى لان الفم والانف عضوان فلا يجمع بينهما بماء كسائر الاعضاء وقد ثبت في اصول الفقه ان الحديث الذي يوافق القياس يقدم على ما يخالف"⁴⁰

صحت حدیث کا اہتمام:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کی تائید کرنے والی احادیث کو جب پیش کیا جاتا ہے تو اکثر ان احادیث کے رواۃ کی صحت کے بارے میں کلام کیا جاتا ہے، حالانکہ حدیث کے اصول کے مطابق ضعیف احادیث کے متعدد طرق⁴¹ کا مجموعہ اور مجموعہ سے مراد صرف دو احادیث بھی ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہوئے حدیث حسن کے درجہ تک پہنچا دیتی ہیں۔⁴² قطع نظر اس اصول کے شیخ محدث علیہ الرحمۃ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کو تقویت دینے والی احادیث پر اس کلام کا جواب یوں دیتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی احادیث کے کم از کم درجہ والے راوی تابعی ہیں اس لئے آپ علیہ الرحمۃ کی احادیث اعلیٰ درجہ کی صحت کے مقام پر فائز ہیں جب احادیث کے رواۃ پر ضعف کا شائبہ ہے تو وہ ضعف امام اعظم علیہ الرحمۃ کے زمانے سے کافی بعد روایت در روایت اور در روایت کرنے والے راویوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے جس وقت اور جن شیوخ سے وہ حدیث روایت کی تھیں اس وقت وہ حدیث ضعف سے کوسوں دور تھی۔ ضعف بعد والے رواۃ میں ہے آپ علیہ الرحمۃ کے رواۃ تو چمکتے دھندے ہیں جو اہرات اور عدن کے موتی تھے۔

حاکمہ:

حضرت شیخ علیہ الرحمۃ آئمہ کے دلائل بیان کرنے کے بعد بسا اوقات ان دلائل کا محاکمہ کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ "نبیذ تمر" سے وضو کی بابت فقہاء کے درمیان اختلاف ہے شیخ محدث حدیث اور اصول حدیث کی روشنی میں روایت اور درایت ایک طویل بحث اس بارے میں نقل فرماتے ہیں اور جب ساری بحث مصفیٰ اور منقٰی ہو جاتی ہے تو آخر میں اپنی رائے دیتے ہیں کہ تمام تر تقریر اور بحث سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ حق حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہے۔

"وبهذا ظهر ان الحق مع ابي حنيفة رحمه الله والله اعلم بالصواب"⁴³

اسلوب نگارش:

⁴⁰ Dehlvi, Fath al-Rahmān, 1:120.

⁴¹ Muḥy al-Dīn, Taʿīd Maḍhab e ḥanfi, 323.

⁴² Dehlvi, Fath al-Rahmān, 1:248.

⁴³ Dehlvi, Fath al-Rahmān, 1:196.

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا اس کتاب میں اسلوب تحریر نہایت سادہ آسان اور قاری کے دل کو موہ لینے والا انداز ہے۔ فصیح و بلیغ عربی زبان میں قاری کے دل و دماغ تک معانی پہنچانے کا آپ کے پاس خاص ملکہ ہے، آپ ادائے معنی میں منطقی اباحت سے کوسوں دور رہتے ہیں اور کلام میں پیچیدگی اور تعقید کا عنصر تو آٹے میں نمک کے برابر ہے، دلنشین پیرائے میں آپ معانی اور مقصود کو سپرد قلم کرتے ہوئے قاری کے قلب و روح میں اتر جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ گاہے بگاہے اندھیرے سے اجالا کرتے ہوئے روشن کرتے چلے جاتے ہیں کہ حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کا مذہب بالکل حدیث کے عین مطابق ہے، الزام جہالت اور تعصب کی پیداوار ہے، سادہ انداز کی ایک مثال اور انداز سے اپنے دل و دماغ کو تازہ کیجئے۔

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مذہب مبارک ہے کہ نماز میں قہقہہ (زور سے کھل کھلا کر ہنسا) سے وضو ٹوٹ جاتا ہے امام شافعی کے نزدیک قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے کیونکہ یہ جسم سے خارج ہونے والی نجاست نہیں ہے، یہی وجہ کہ نماز جنازہ، سجدہ تلاوت، یا نماز کے علاوہ قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے، شیخ محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ بھی ان مسائل میں سے ایک ہے جس میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے قیاس کی مخالفت کرتے ہوئے حدیث شریف پر ہی عمل کیا ہے، حالانکہ حدیث ضعیف ہے۔ اس سے حضرت امام علیہ الرحمۃ کی سنت کے اتباع پر قوت اور مجاہدہ کی عکاسی ہوتی ہے، مخالفین کے اس گمان کی نفی ہو جاتی ہے کہ آپ تو قیاس کو حدیث پر مقدم رکھتے ہوئے قیاس پر عمل کرتے ہیں۔

"وهذا احد المواضع التي عمل الامام ابوحنيفة بالحديث المخالف للقياس وان كان ضعيفا --- وعد ذلك من مجاهدته وقوة اتباعه للسنة على خلاف ما وقع في اذهان بعض الناس انه يعمل بالقياس ويقدمه على الحديث"⁴⁴

مذکورہ بالا مسئلہ کو بنظر غور دیکھا جائے تو حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ خالصتاً قیاس سے کام لے رہے ہیں جبکہ حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ

قیاس کی بات تک نہیں کرتے ہیں بلکہ حدیث شریف پر عمل کرتے ہیں، حدیث ضعیف ہے مگر ہے تو حدیث۔ حیرت ہے ان لوگوں کی عقل و دانش پر جو عاشق حدیث پر مخالفت حدیث کا الزام دیتے ہیں۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ کی درس گاہ تو پہلا سبق ہی یہی ہے۔

عقل قربان کن بہ پیش قول مصطفیٰ

شیخ محدث علیہ الرحمۃ نہایت سادگی اور ترغیبی انداز میں اپنا معنی و مراد قاری کے ذہن میں پہنچا دیتے ہیں جس کو وہ قبول کرنے میں ذرا برابر بھی دقت اور قلق محسوس نہیں کرتا ہے، آپ کی تحریر کا اعجاز ہے کہ آپ کی علمی اور دقیق مباحث قاری کے لئے ایک مرغوب ضیافت سے کم نہیں ہے۔

نقد و تبصرہ:

حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ "تنبیہ" کے عنوان کے تحت نقد و تبصرہ میں بھی اپنے علمی کمالات اور جواہر کا اظہار بڑے ادب و احترام سے کرتے ہیں، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی تائید کرنے والی احادیث پر جس نوعیت اور جس علم سے کوئی اعتراض وارد ہو تو آپ ان کا اسی نوعیت اور علم سے تسلی بخش جواب دینے میں اپنی مہارت کا خوب بھرپور اظہار فرماتے ہیں حدیث پر روایت اور درایت آپ کا نقد و تبصرہ علم حدیث کے تمام علوم کے حوالے سے ہوتا ہے، روایت اور درایت آپ علمی تبصرہ عقل و نقل کو معائنہ کر دیتے ہیں۔ علمی

⁴⁴ Dehlvi, Fath al-Rahmān, 1:168.

نقد و تبصرہ کے کوائف سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر فن میں مہارت تامہ بخشی ہے تفسیر، حدیث، لغت، تاریخ، اور اسماء الرجال، کا تو آپ بڑی کامل مہارت سے مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی صلاحیت اور قابلیت کا چار دانگ عالم میں لوہا منوایا ہے، بسا اوقات آپ کا نقد و تبصرہ علم و تحقیق کی دوسری منازل کا پتہ دینے میں بھی مشعل راہ ثابت ہوتا ہے۔

محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

شیخ محدث علیہ الرحمۃ عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی وافر حصہ رکھتے ہیں، آپ کی سیرت پر کتاب مدارج النبوت شاہد عادل ہے، جب ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ جمیل کی تار بل جاتی ہے تو آپ پر وارفتگی اور محویت کا ایک عالم طاری ہو جاتا ہے، عشق رسالت مآب ﷺ کی مست خرام موجوں کے ساتھ باادب بہے چلے جاتے ہیں۔ شیخ محدث علیہ الرحمۃ فتح الرحمن کتاب میں وضو کے پانی کی دو اقسام بیان کرتے ہیں:

1- وضو کا وہ پانی جس سے وضو کیا ہو اور وہ بچ گیا ہو تو یہ پانی ٹنک و شبہ کے بغیر پاک ہے جامع الاصول کے مصنف نے اس پانی کو فاضل طہارت سے تعبیر کیا ہے۔ اس قسم کے پاک ہونے کے متعلق استدلال میں جو احادیث لاتے ہیں ان سے شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی محبت و تعظیم و تکریم کا پتہ چلتا ہے۔

1- حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت گرمی میں دوپہر کے وقت وضو کے لئے تشریف لائے، اس وقت آپ ﷺ ایک ندی کے قریب تھے، پس لوگوں نے آپ ﷺ کا چھوڑا ہوا باقی پانی حاصل کیا اور اس کو جسم پر ملنا شروع کر دیا۔

2- ایک اور روایت کے مطابق میں نے لوگوں کو اس پانی کی طرف لپکتے ہوئے دیکھا پس جو اس تک پہنچ گیا تو اس نے اسے ملنا شروع کر دیا، اور جو نہیں پہنچ سکا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ کے قطروں (تری) کو ہی غنیمت سمجھا۔

3- لوگ اٹھے آپ کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر انہیں اپنے چہروں پر پھیرنا (ملنا) شروع کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے بھی آپ کا ایک ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

4- امام نسائی کی روایت کے مطابق میں ایک ندی کے کنارے خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر نکلے تو لوگ اس کی طرف لپکے۔ اس پانی کا کچھ حصہ مجھے بھی ملا۔

2- وضو کے پانی کی دوسری وہ قسم ہے کہ وہ پانی جو اعضاء دھوتے وقت گرتا ہے، وضو کے پانی کی اس قسم کے بارے میں اختلاف ہے جو شخص یہ کہے کہ یہ پانی ناپاک ہے خواہ وہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ تو اس کے خلاف مندرجہ ذیل حدیث حجت ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے مجھے مدہوشی کے عالم میں پایا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو کا پانی مجھ پر بہا دیا جواب یہ ہو کہ آپ ﷺ نے جو اپنا بچا ہوا پانی حضرت جابر پر بہایا تو اس کا مقصد مریض کو دوا دینا تھا جیسے شراب بطور دوا دی جاسکتی ہے یا پھر یہ کہ آپ ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ کے جسم اقدس سے مس ہو کر گرنے والا پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ شیخ ابن حجر کی فرماتے ہیں ہمارے بہت سے مشائخ آپ ﷺ کے فضلات مبارکہ (بول براز) کی طہارت کے قائل ہیں چہ جائیکہ آپ ﷺ کے وضو میں استعمال شدہ پانی۔

"قال الشيخ ابن حجر المكي، ومن ثم اختار كثيرون من اصحابنا طهارة فضلاته
فضلا عن ماء استعماله" 45

علمی اظہار:

اسلاف کا یہ طریقہء کار رہا ہے کہ اگر ان سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ علم کے بغیر اس کا جواب نہیں دیتے تھے، حتیٰ کہ بزرگ چالیس چالیس دن مسئلہ کے حل کے لئے وقت مانگ لیا کرتے تھے، اس کی وجہ یہ ہے کہ بغیر علم کے فتویٰ دیکھے جانے کی صورت میں اس کا وبال بھی فتویٰ دینے والے پر تاقیامت رہتا ہے بنظر غور دیکھا جائے تو لاعلمی کا اظہار بھی ایک طرح پختہ علم کا اظہار ہی ہے جس نے اس شخص کو اتنا راسخ کر دیا ہے کہ وہ علم کے بغیر کوئی بات نہ کرے اور معلوم نہ ہونے کی صورت میں اپنے علم کا ہی اظہار کرتے ہوئے لاعلمی کا اظہار صاف لفظوں میں کر دے درحقیقت یہ علمی اظہار سنت نبوی ﷺ ہے جب آپ ﷺ کے دین اسلام کی بابت یا اس کے علاوہ پوچھا جاتا تو آپ ﷺ وحی کا انتظار فرماتے اور وحی کے نزول کے بعد سوال کا شافی کافی اور وافی جواب عطا فرماتے، آپ ﷺ کا سکوت فرمانہا ہی طلب علم کا ایک عظیم الشان مظاہرہ ہے۔

اس علمی منازل کا حصول اس وقت قریب تر ہو جاتا ہے جب علمی کمال اس طور پر پہنچ جائے آدمی یہ جان لے کہ ابھی وہ کچھ نہیں جانتا ہے۔ حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ بھی اسی روش پر گامزن ہیں آپ اپنی معلومات کے دائرہ کار میں کلام فرماتے ہیں اور جو آپ کے علمی دائرہ معلومات سے باہر ہے تو آپ صاف صاف اعتراف فرماتے ہیں کہ مجھے اس بارے معلومات نہ ہیں اس بابت وہ تحکم، اور ظن و تخمین سے کام لینے سے گریز کرتے ہیں۔

حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے نزدیک مستحاضہ عورت کے لئے ہر نماز کے وقت غسل لازم ہے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ایک ہی غسل سے دو مرتبہ نماز ادا کرنا (جمع بین الصلاتین) جائز ہے۔

مذکورہ مسئلہ کی بابت حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی رائے پردہ میں تھی تو شیخ محدث علیہ الرحمۃ علمی اعتراف یوں فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اس بارے میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی رائے کیا ہے، کیا ہر نماز کے لئے الگ وضو کیا جائیگا جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود کی رائے ہے، یا ایک مرتبہ غسل کر کے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھ لی جائیں گی اور جمع بین الصلاتین پر اکتفاء کیا جائیگا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب ہے اور یہ زیادہ آسان نرم اور بہترین بات ہے، اور پھر نبی کریم ﷺ سے منقول بھی ہے۔ اس بارے میں ہمیں ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ اور دیگر آئمہ کے اختلاف کی بابت کچھ معلوم نہیں مگر نہ اس بارے میں ہم ضرور کلام کرتے۔ 46

"ولابدري ان مذهب ابى حنيفة ما هو ---- ولانعلم الخلاف بينه وبين الائمة في ذلك حتى نتكلم فيه" 47

اسرار احکام:

45 Muḥy al-Dīn, Taʿīd Maʿāḥab e ḥanfi, 239.

46 Muḥy al-Dīn, Taʿīd Maʿāḥab e ḥanfi, 325.

47 Dehlvi, Fath al-Raḥmān, 1:249.

حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ مقام کی مناسبت سے احکام کے اسرار و رموز اور باطنی نکات پر بھی اپنی صوفیانہ منش کے پیش نظر روشنی ڈالتے ہیں "تسویۃ الصف" (صف سیدھی کرنے) کے عنوان کے آخر میں فرماتے ہیں کہ اے عزیز جاں۔ جان لو کہ یہاں ایک نکتہ کی وضاحت مقام کی مناسبت کی وجہ سے یہ ہے۔ "واعلم ان فی الباب نکتۃ یناسب ذکرہا"⁴⁸

تسویۃ الصف سے مراد یہ ہے کہ نماز میں مل کر کھڑے ہوں اپنے درمیان بالکل فاصلہ نہ چھوڑیں اور آگے پیچھے نہ کھڑے ہوں، بلکہ سیدھے اور برابر کھڑے ہوں اور اگر صفیں زیادہ ہوں تو ایک سمت کھڑے ہوں، دونوں صفوں کا درمیانی فاصلہ خطوط متوازیہ کی طرح ہر جگہ سے برابر ہو، پھر ترتیب (صفوف) ملحوظ خاطر رکھیں، یہ صف کے ظاہری آداب ہیں جنہیں نظر انداز کرنا باطن کے حالات میں خلل کا موجب ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں۔ الظاہر عنوان الباطن، ظاہر باطن کا عنوان ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آپس میں مل کر اور برابر کھڑے ہو اور آپس میں اختلاف نہ کرو تا کہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا نہ ہو۔⁴⁹

اے لوگو آپس میں اختلاف نہ کرنا تا کہ تمہارے (دل) مختلف نہ ہو جائیں اور یہ اس سبب کی بنا پر ہو گا کہ اختلاف کرنے، کسی کے آگے ہونے اور ایک دوسرے کے برابر نہ ہونے سے، دلوں میں ایک دوسرے کے لئے نفرت، کینہ، وحشت، اور ایک دوسرے کے خلاف عداوت کی تخم ریزی ہوتی ہے اس سے یہ خطرہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ دین میں اختلاف واقع ہونا شروع ہو جائے اور شوکت و عزت اسلام میں کمزوری پیدا ہونے لگے۔ یا خدا کی اطاعت نہ کرنے اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے سے دلوں پر تاریکی اور میل کچیل چڑھنی شروع ہو جائے جو تمہارے ظاہر اجسام میں سرایت کرنا شروع کر دے۔⁵⁰

"وہی ان المراد بتسویۃ الصف ان یقیموا صفوفاً مستویۃ مثلاً صفوف ، لایکون بینہم فرج ولا تقدم معتدلين فی القيام علی سمت واحد کالخطوط المتوازیۃ ویراعوا الترتیب المذکور وهذا من الآداب الظاہرة التي ترکها موجب لاخلال الاحوال الباطنة کما قیل الظاہر عنوان الباطن کما ورد فی الحدیث، استواءوا لا تختلف قلوبکم، وذلك لما فی الاختلاف وتقدم بعض علی بعض وتفوقه علیہ من التنافر وحدوث الصعوبة والوحشة واثارة العداوة اولما فی ترک اطاعة امر الله ورسوله من طریان الظلمة ولکدورة فی القلب فیسرئ الی الظواهر، ومع ذلك فیہ اثر خاص فی حدوث الاختلافات کما یظهر من سباق الحدیث وكان ما قد وقع بینہم من الاختلاف والمشاجرات من آثار هذا الاختلاف، مع ما وقع من المبالغات فی فعلها ورعايتها فقد جاء ان انسا لما قدم المدينة قیل له ما انکرت ما عہدت علیہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم، قال ما انکرت شیئاً الا انکما لاتقیمون الصفوف ، اخرجہ البخاری⁵¹

⁴⁸ Dehlvi, Fath al-Rahmān, 2:267.

⁴⁹ Muhammad Sa'īd, Muhammad 'Abd al-ḥakīm, Muhammad Khan Qādrī, Sharah Mishkāt Tarjumah Ash'at al-lam'at, (Lahore: Farīd book stāl, 2001 A.D), 2:395,396.

⁵⁰ Muhammad Sa'īd, Muhammad 'Abd al-ḥakīm, Muhammad Khan Qādrī, Sharah Mishkāt Tarjumah Ash'at al-lam'at, 2:397.

⁵¹ Sheikh 'Abd al-ḥaq Muhaddith Dehlvi, Ash'at al-lam'at (Bombay: Kārkhanah Muḥammadī, 1277 A.H), 1:233.

حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ اپنے تحقیقی منہج میں حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مذہب کی تائید میں آنے والی احادیث سے اپنے ذوق طبع کے مطابق اسرار و موز اور نکات سے پردہ اٹھانے کا موقع اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ہیں جیسا کہ آپ نے صف بندی کے عنوان سے ایک خاص نکتہ کی مضمون بندی کی ہے۔

کثیر النقل:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی اس کتاب میں احادیث کی شرح، معانی و مطالب، مذاہب فقہاء اور ترجیحات مذہب احناف کو ابن ہمام علیہ الرحمۃ کی کتاب فتح القدیر سے زیادہ نقل فرماتے ہیں حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ ابن ہمام کی تحقیقات کی تعریف اور احناف پر ان کے احسان اور آپ کی کتاب کی اعلیٰ تحقیقات کے سب سے زیادہ معترف ہیں۔

"وجزی اللہ عنا الشیخ الاجل الاکرم الاعظم کمال الدین بن الہمام رحمۃ اللہ
العلیم العلام حیث حقق هذا الامر واثبت المذهب بالاحادیث الصحیحة والحسنۃ
الصالحۃ للاحتجاج واثبت احادیث المتن ایضا واجاب عن دلائل الشافعیۃ عند
الاحتجاج"۔⁵²

شیخ اجل اکرم اعظم کمال الدین بن ہمام علیہ الرحمۃ نے مذہب حنفی کو احادیث صحیح، حسن صالح اور قابل حجت کے ساتھ ثابت کر دکھایا اور تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ احادیث کے متن کو ثابت کیا اور شوافع کے دلائل کا احسن جواب دیا۔ اللہ جل جلالہ ہماری طرف سے آپ کو جزائے خیر دے۔

خلاصہ بحث:

شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی آخری تصنیف اور تالیف "فتح الرحمن فی اثبات مذہب النعمان" ہے اس عظیم الشان کتاب میں آپ نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کی تائید کرنے والی احادیث کو جمع کیا ہے ساتھ ساتھ فقہاء کے اختلاف کو بیان کرتے ہوئے مذہب حنفی کو ترجیح اور فوقیت دی ہے۔ اس کتاب میں شیخ محدث جابجا امام ابو حنیفہ پر لگائے گئے الزامات کو بھی دور کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ یہ وہ مسائل ہیں جن پر مخالفت حدیث کا الزام تھا، آپ ساتھ ساتھ یہ بھی بتاتے چلے جاتے ہیں کہ آپ ملاحظہ کریں کہ اس مسئلہ میں تو امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ حدیث پر عمل کر رہے ہیں جبکہ دوسرے فقہاء صراحتاً عقل و قیاس کو بنیاد بنا رہے ہیں، شیخ محدث علیہ الرحمۃ اپنی اس کتاب میں راہ انصاف پر چلتے ہوئے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی تائید کرنے والی احادیث کی ثقافت پر سیر حاصل کلام فرماتے ہیں جس سے فریق آخر کی تشفی اور تسلی ہو جاتی ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنی اس کتاب میں تصنیفی تالیفی اور تحقیقی حوالے سے ایک اعلیٰ اسلوب اور اعلیٰ تحقیقی معیار پر گامزن ہوتے ہیں۔ شیخ محدث علیہ الرحمۃ اس کتاب میں تعصب جانبداری اور انانیت کا شکار ہونے سے کوسوں دور رہے ہیں۔ کتاب میں تعصب اور اعتساف مذہبی سے اجتناب کرتے ہوئے آپ مسلک انصاف اور راہ اعتدال سے دلائل و براہین کو پیش کیا ہے۔ شیخ محدث علیہ الرحمۃ اپنی اس وسیع کتاب میں امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مسئلہ کی وضاحت کے لئے یہ طریقہء کار استعمال فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قرآن و سنت کو بنیادی ماخذ اور اجماع اور قیاس کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں مسئلہ کے حل کی وضاحت قرآن و سنت میں

⁵² Dehlvi, Fath al-Rahmān, 1:26.

موجود نہ ہونے کی صورت میں آثار صحابہ، اجماع، اور آخر میں جب نقل کا معاملہ کلیتہاً ختم ہو جائے تو پھر قیاس اور عقل سے کام بھی قرآن و سنت کی روشنی میں بروئے کار لایا جاتا ہے۔ شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی کتاب کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ آپ ہر باب کے آخر میں تنبیہ کی فصل قائم کرتے ہیں جس میں اس مسئلہ کے بارے میں فقہاء کرام کے اختلاف، ماخذ اور منشاء کو بیان کرتے ہیں اور بعد میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے مذہب کو فوقیت اور ترجیح نکالا اور درایتاً ثابت کرتے ہیں۔ شیخ محدث علیہ الرحمۃ اپنی اس کتاب میں ابواب اور فصول میں سادہ زبان اور سادہ طرز تحریر یوں استعمال کرتے ہیں کہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معانی و مطالب تک رسائی عام قاری کے لئے بھی آسان ہو جاتی ہے، اختلاف فقہاء اور ترجیح مذہب امام اعظم میں آپ دوسرے فقہاء کے ساتھ عقیدت کیشی کے دامن کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پوری کتاب میں آپ نے "رد" کا لفظ نہ ہونے کے برابر استعمال کیا ہے، یہ فریق مخالف کے ساتھ حسن عقیدت، ادب اور اعتراف حقیقت، رواداری اور دوسرے کے دلائل کو احترام سے سننے اور جواب دینے کی ایک عظیم مثال ہے۔

حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی یہ عظیم الشان کتاب اپنی وقعت، ندرت، طرز استدلال، تحقیق مسائل، ترجیح مذہب اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی تائید کرنے والی احادیث کے باب میں بے نظیر اور بے مثال ہے۔ اسلوب نگارش سادہ و دلکش اور دلائل و دلیلیں ہیں۔ اس کتاب کے قلمی نسخہ جات مختلف لائبریریوں کی زینت رہے۔ پہلی مرتبہ غالباً ہندوستان سے زیور طبع ہو کر آنکھوں کی ٹھنڈک بنی۔ پاکستان میں ملتان سے عکس شائع ہوا جو ہمارے پیش نظر رہا ہے۔

"فتح الرحمن فی اثبات مذہب النعمان" نہایت اہمیت کی حامل کتاب ہے اس کتاب میں آپ نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ پر اس الزام کے بادل کو صفا کرتے ہوئے مطلع صاف کر دیا ہے کہ آپ کا مذہب حدیث کا مخالف ہے۔ آپ نے اس کتاب کے ذریعے ثابت فرمایا ہے کہ آپ کا مذہب عین حدیث کے مطابق ہے اور کتاب کے انداز بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ حدیث کے عامل مطلق ہیں اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ قیاس اور رائے سے کام لیتے ہیں شیخ محدث علیہ الرحمۃ حدیث سے استدلال، وجوہ استدلال اور نقد و تبصرہ میں انصاف کے دامن کو بڑی مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں اور کہیں بھی تعصب کا شکار نہیں ہوتے ہیں یہ عظیم الشان کتاب فقہ الحدیث اور حضرت امام اعظم کے مذہب کو حدیث کے مطابق بیان کرنے میں اپنی مثال آپ ہے حدیث، وجوہ استدلال، نقل مذہب، نقد و تبصرہ اور مذہب امام کی ترجیحات میں شیخ محدث کا یہ عظیم الشان کارنامہ تحقیق کے نئے ابواب واکر تا ہوا نظر آتا ہے۔